

دو طرفہ

دونو عمر ڈاکو و دے کافسانہ
ایک بار انڈے کا سابقہ ایکہ پختہ کار شخص سے پڑا

عائشہ جمیل

ڈن ہل بار کے ہال روم میں داخل ہوتے ہی میں نے دیکھا کہ دونو عمر رط کے ایک نیم تاریک گوشے میں ایک میز کے گرد چپ چاپ سے بیٹھے ہیں۔

نگاہوں کے سامنے ہوتے ہوئے بھی میں نے انھیں نظر انداز کر دیا اور بے پروائی سے چلتا ہوا ان سے کچھ فاصلے پر ایک کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد میں نے محسوس کیا کہ وہ بار بار میری طرف دیکھ رہے ہیں۔ انھیں اپنی جانب متوجہ پا کر میں نے سوچا کہ شاید وہ میری میز کے سامنے رکھی ہوئی خالی کرسیوں پر آکر بیٹھنا چاہتے ہیں۔

میں نے ویٹر کو اپنے لیے دھسکی کا آرڈر دیا۔ پہلا پیگ حلق سے اتار کر جیسے ہی میں نے دوسرے پیگ کا آرڈر دیا تو دونوں رط کے اپنی جگہ سے اٹھ کر میری میز

پر آ گئے۔ انھیں اپنے سامنے دیکھ کر مجھے زیادہ حیرت نہیں ہوئی کیونکہ میں پہلے ہی اندازہ کر چکا تھا کہ وہ میرے ساتھ بیٹھنا چاہتے ہیں۔

اُن میں سے ایک دُبلّا پتلا اور لمبے قد کا لڑکا تھا، اس کے سر کے بال ہتھیوں جیسے تھے۔ دوسرا گول مٹول اور ناٹے قد کا تھا، اس کے بال بھی بہت لمبے اور بھوئے تھے۔ میرے سامنے بیٹھتے ہی وہ گول مٹول سالار کا ہنس کر بولا "گڈ نائٹ سر!"

میں نے گردن کی خفیف سی جنبش سے اس کے سلام کا جواب دیا۔ اس عرصے میں لمبے قد کا لڑکا کچھ زیادہ ہی بے تکلفی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک کرسی کھینچ کر بالکل میرے برابر بیٹھ گیا اور میری طرف دیکھتے ہوئے مسکرا





ہیروئن۔

”نہیں۔“ میں ہنس کر بولا۔ ”لیکن تم لوگوں نے ہیروئن کا اچھا نام دریافت کیا ہے۔“ یہ کہہ کر میں نے دھسکی کا گلاس ہونٹوں سے لگا لیا۔

”اچھا جناب، یہ تو بتائیں وہ کون سی کشتی ہے جو آپ کو اس بار میں کھینچ لائی ہے۔“ ولسن نے مجھ سے پوچھا۔ میں نے دھسکی کا ایک گھونٹ بھرتے ہوئے کہا۔ ”میرا خیال ہے کہ میں صرف پامیلا کی وجہ سے یہاں آیا ہوں۔“ ”پامیلا؟“ ریڈ نے چونک کر پوچھا۔

”ہاں... پامیلا کے لیے!“ میں ایک سرد آہ بھر کر بولا۔ ”خوب صورت اور حسین پامیلا! دیکھو... اُس کو نے میں ایک لڑکی بیٹھی ہوئی ہے، اسی جگہ پامیلا بھی بیٹھی تھی۔ وہ اس لڑکی سے زیادہ حسین اور زیادہ پُرکشش تھی۔ اُس کی عمر تقریباً بیس اکیس سال تھی... بس اور کیا کہوں؟“ مجھے خاموش ہوتا دیکھ کر ولسن نے مسکراتے ہوئے اپنے ساتھی سے کہا۔ ”تم نے سنا ریڈ! ان کی بھی گرل فرینڈ ہے... واہ!“

”نہیں نہیں، یہ بات نہیں ہے۔“ میں سنجیدگی سے بولا۔ ”دراصل پامیلا میرے لیے گرل فرینڈ سے بھی بڑھ کر تھی۔“ میں نے خاموش ہو کر اپنی جیب سے رومال نکالا اور ماتھے کا پسینا پونچھتے ہوئے دوبارہ بولا۔ ”پھر جب وہ مجھے نہیں ملی تو میں نے شراب کو اپنا لیا۔ شراب کے علاوہ میرا اب کوئی سہارا نہیں۔ پامیلا کے بغیر زندگی ایک عذاب بن گئی ہے۔ وہ اگر کسی اور کی جانب دیکھتی تھی تو میں بے چین ہو جاتا تھا۔ میں اُسے دیوانہ وار چاہنے لگا تھا۔ میں چاہتا تھا کہ وہ ہمیشہ میری لگا ہوں کے سامنے رہے۔“ ”آپ سے اس کی دوستی کیسے ہو گئی تھی؟“ ریڈ نے میری کہانی میں دل چسپی لیتے ہوئے پوچھا۔

میں نے ویٹر کو اپنے لیے تیسرے پیگ کا آرڈر دیا اور بولا۔ ”اسی بار میں میری اس سے ملاقات ہوئی تھی۔ اُسے تنہا دیکھ کر میں نے اسے دعوت دی تو وہ اٹھ کر میری میز پر آگئی۔ تھوڑی دیر بعد ہی ہم آپس میں کافی بے تکلف ہو گئے۔ دو سال پہلے میری بیوی کا انتقال ہو چکا تھا مگر پامیلا کو دیکھ کر

اجد۔ یار! میں ایک فلم بنا رہا ہوں۔ شاہد۔ واقعی...؟ تو پھر مجھے بھی ایک آدھ سین میں لے لو نا! اجد۔ ٹھیک ہے، میں تمہیں ایک سین میں لے لوں گا۔

شاہد۔ مگر سین کیا ہوگا؟ اجد۔ ایک بہت بڑا جلوس جا رہا ہوگا، چاروں طرف لوگ ہی لوگ ہوں گے، اس جلوس کے آگے ایک جنازہ ہوگا، ایک شخص راستہ بنا رہا ہوگا، قبرستان پر جا کر جلوس ختم ہو جائے گا اور... بس سین ختم۔

شاہد۔ مگر میرا دل کیا ہوگا؟ اجد۔ تو تمہارے خیال میں وہ جنازہ کس کا ہوگا؟

کر بولا۔ ”دراصل ہم دونوں اس کو نے میں بیٹھے بیٹھے بری طرح اکتا گئے تھے لہذا ہم نے سوچا کہ آپ سے کچھ باتیں کر کے اس اکتاہٹ کا خاتمہ کیا جائے۔“

”ویری گڈ۔“ میں نے مسکرا کر جواب دیا۔

”میرا نام ریڈ ہے۔“ گول مٹول لڑکا بولا۔ ”اور یہ میرا دوست ولسن ہے۔“

”بہت خوب!“ میں نے دھسکی کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔ ”تم لوگ دھسکی پینا پسند کرو گے؟“

”نہیں جناب!“ ولسن نے جواب دیا۔ ”شاید آپ نہیں جانتے کہ دھسکی پینے سے ہمارا نشہ اور بڑھ جائے گا۔ اگر آپ بڑا نہ مانیں تو براہ مہربانی ہمیں دھسکی کی قیمت دے دیں۔ ہم اُن پیسوں سے قلفی کھائیں گے۔“

”قلفی؟ کیا مطلب؟“ میں حیرت سے بولا۔

”قلفی...“ ریڈ ہنس کر بولا۔ ”دراصل ولسن آپ کو اُس نشہ آور چیز کے متعلق بتا رہا تھا جسے ہم لوگ قلفی کہتے ہیں۔ کیا آپ اس کا استعمال نہیں کرتے؟ میرا مطلب ہے،

یوں لگا جیسے مجھے ایک نئی زندگی مل گئی ہے۔ میں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھنے لگا۔ روزانہ اُس سے ملاقات کے بعد میں یہی سوچتا رہتا تھا کہ پامیلا جیسی حسین لڑکی کو میں خوش بھی رکھ سکوں گا یا نہیں! لیکن...

”لیکن کیا؟“ ولسن درمیان میں بول پڑا۔

”ہماری دوستی کافی گہری ہو چکی تھی۔“ میں نے آگے کہنا شروع کیا۔ ”چند مہینے تو اس کے ساتھ ہنسی خوشی گزرے لیکن ایک دن اچانک اُس نے بتایا کہ وہ مجھے ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر جانا چاہتی ہے۔ یہ سن کر میں سخت پریشان ہو گیا۔ مجھے پریشان دیکھ کر وہ ہنس رہی تھی۔ اُن کتنی بے رحم تھی اُس کی ہنسی!“

”پھر کیا ہوا؟ کیا وہ چلی گئی؟“ ولسن نے بے چینی سے پوچھا۔

”ہاں... وہ چلی گئی۔“ میں نے ایک ٹھنڈی سانس لیتے ہوئے کہا۔ ”اُس کا حسین اور پُرکشش چہرہ اُس وقت بھی میری آنکھوں میں سمایا ہوا تھا اور اب بھی وہ چہرہ میری آنکھوں میں ہے۔“

”اوہ... یہ بات ہے۔“ ولسن اپنے لمبے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے بولا۔ ”میں بھی پامیلا کی امید پر یہاں آیا ہوں اور آپ بھی اسی لیے آئے ہیں!“

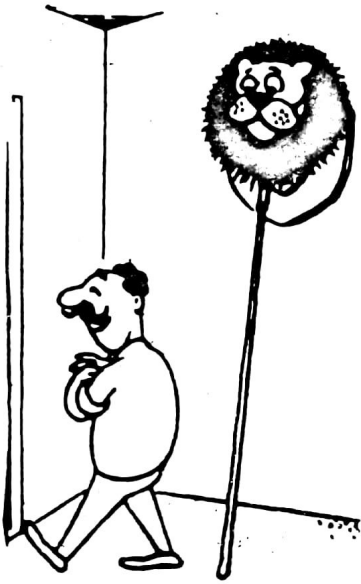
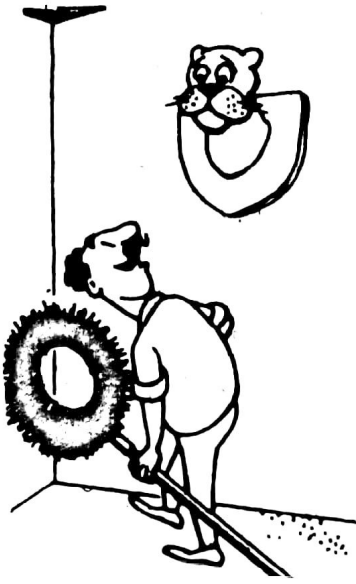
”شاید آپ کو یہ امید ہو گی کہ پامیلا آپ کو پھر مل جائے گی۔“ ریڈ ہنس کر بولا۔ ”ویسے میں آپ کی محبت پر شہنشاہ لکھوں گا... ممکن ہے مجھے پوری نظم ہی کہنی پڑے۔“

”لیکن اب شاید وہ کبھی واپس نہ آئے۔“ میں نے اداس لہجے میں کہا۔

”تو پھر... اب کیا کریں گے آپ؟ کچھ سوچا ہے آپ نے؟“ ولسن نے پوچھا۔ ”کیا یونہی اکیلے ادھر ادھر گھومتے رہیں گے؟“

”شاید“ میں دھیرے سے بولا۔

”یہ تو بڑی اچھی بات ہے۔“ ریڈ خوش ہو کر بولا۔ ”بیٹے چلیں، ہم تینوں مل کر ایک ساتھ گھومیں گے۔ آپ کے پاس تو روپے بھی ہیں اور گاڑی بھی! ہم شہر شہر اور ملک ملک کی سیر کریں گے۔“



”لیکن اس سے پہلے یہ سوچنا ہو گا کہ آپ کو کوئی تکلیف تو نہیں ہو گی؟“ ولسن نے کہا۔ ”ہمیں البتہ کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ہم بڑی آسانی سے دنیا کے مختلف ملکوں کا سفر کر سکتے ہیں۔ ویسے آپ نے دنیا کو کہاں تک دیکھا ہے؟ ممکن ہے سفر کے دوران کسی نہ کسی جگہ پامیلا ہمیں مل ہی جائے۔“

”مجھے افسوس ہے... میں تم لوگوں کے ساتھ نہیں۔“ ابھی میری بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ میرے برابر بیٹھے ہوئے ولسن نے اپنی جیب سے ایک تیز دھار چاقو نکال کر میری پسلی میں چبھا دیا اور آہستہ سے بولا۔ ”اب یہاں سے اٹھنا چاہیے جناب! ہمیں آپ شراب کے لیے جو روپے دینا چاہتے تھے، وہ کہاں ہیں؟ خیریت اسی میں ہے کہ وہ روپے آپ ہمیں دے دیں ورنہ ہم آپ

کی جان لینے سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔“
میں اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے گھٹی گھٹی سی آواز
میں بولا ”کھٹیک ہے... کھٹیک ہے۔ میں تم لوگوں سے
کچھ نہیں کہوں گا لیکن تم مجھے کوئی تکلیف مت دینا۔“
”ویری گڈ سیرا“ ریڈ مسکراتے ہوئے بولا ”ہم آپ
کو کوئی تکلیف نہیں دیں گے۔ ہمیں تو روپے چاہئیں
اور آپ کی کار۔“

میں اپنی کرسی سے اٹھ کر آہستہ آہستہ چلتا ہوا
اس جگہ آیا جہاں گاڑیوں کو پارک کیا گیا تھا۔ وہ دونوں
بھی میرے ساتھ تھے۔ میں نے پارکنگ کی طرف نگاہ
ڈالی، اب وہاں صرف دو کاریں کھڑی ہوئی تھیں۔
میں نے سفید کار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ان سے
کہا ”وہ رہی میری کار!“ یہ کہہ کر میں نے ولسن کی طرف
دیکھا جو میرے پہلو سے بالکل لگا ہوا کھڑا تھا۔ میں دوبارہ
بولا ”اب اپنا چاقو تو ہٹاؤ۔ مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔“
ولسن نے آہستہ سے چاقو ہٹایا تو میں نے جیب میں
سے اپنا پرس نکالا اور سو سو ڈالر کے کئی نوٹ نکال کر ریڈ
کے ہاتھ پر رکھ دیے۔ ریڈ نے بڑی بے تابی سے ان نوٹوں
کو دبوچ کر پتلون کی جیب میں کھونس لیا اور مسکرا کر بولا۔
”آپ کا بہت بہت شکریہ جناب! لیکن آئندہ کے لیے ایک
بات ضرور ذہن نشین کر لیں، وہ یہ کہ رات گئے تک جب
آپ کسی بار میں بیٹھیں تو اپنے آس پاس کا جائزہ ضرور لے
لیں کیونکہ ایسے واقعات یہاں اکثر و بیشتر ہوتے رہتے
ہیں۔ اچھا اب کار کی چابی بھی ہمیں دے دیں۔“

میں نے چپ چاپ کار کی چابی ولسن کی طرف بڑھا
دی اور بھڑائی ہوئی آواز میں بولا ”تم لوگوں نے تو آج میری
اچھی خاصی...“

”او کے... گڈ نائٹ!“ ریڈ ہاتھ ہلا کر بولا اور
اسی وقت پیچھے سے ولسن نے مجھے ایک زوردار دھکا
دیا۔ میں لڑکھڑا کر زمین پر گر پڑا، میری آنکھوں کے آگے
اندھیرا سا چھا گیا۔ کچھ دیر بعد جب میرے ہوش ٹھکانے آئے تو
میں نے دیکھا کہ ریڈ اور ولسن میری کار لے کر غائب ہو
چکے تھے۔

گویا اب میں پامیلا کی کار سے بھی نجات پا چکا تھا۔ یہی
کار میرے پاس اُس کی آخری نشانی تھی۔ اپنے کپڑوں پر
لگی ہوئی دھول کو جھڑتا ہوا میں کھڑا ہو گیا اور ہونٹوں
ہی ہونٹوں میں پامیلا کی کار کو خدا حافظ کہنے لگا۔ ساتھ
ہی ساتھ میں ان دونوں اور باش لڑکوں کے انجام کے
متعلق بھی سوچ رہا تھا۔

کچھ دیر بعد میں ایک ٹیکسی میں بیٹھا اپنے گھر کی طرف
جار ہا تھا۔ میرا دل اب بھی بڑی طرح دھڑک رہا تھا۔
مجھے رہ رہ کر پامیلا یاد آرہی تھی۔ دراصل میں پامیلا کو قتل
کرنا نہیں چاہتا تھا، لیکن جب اس نے مجھ سے کہا کہ وہ
مجھے ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر چلی جائے گی تو اس وقت میں اپنے
آپ کو سنبھال نہ سکا۔ میرے سینے میں حسد کی آگ بھڑک
اٹھی اور پھر چند ہی لمحوں بعد پامیلا سچ مجھے چھوڑ کر
ہمیشہ کے لیے جا چکی تھی... لیکن اُس کو اتنی جلدی
رخصت کرنے میں میرا ہی ہاتھ تھا۔

الوداع پامیلا! میں نے ٹیکسی سے باہر دیکھتے
ہوئے دل ہی دل میں کہا۔ اگر میں واقعی اُس کے سینے اور
اُس کی خواہشیں پوری کر سکتا تو کتنا اچھا ہوتا... مگر
افسوس، مجھ سے تو کچھ بھی نہ ہو سکا۔ مجھے اس بات کا بھی دکھ
ہے کہ میں اپنی محبت کو کسی اور طرح بھی نہ نبھا سکا۔

اب نہ جانے کس وقت پامیلا کی لاش اس کی کار کی ڈکی
سے برآمد ہوگی۔ کیلی فورنیا، لندن، لاس ویگاس، یا کہیں
اور، کسی بھی پیٹرول پمپ کے قریب یا کسی موٹر پر پولیس
کو اس کی سڑی لگی لاش کی بدبو محسوس ہو سکتی ہے۔

اور وہ دونوں لڑکے، ریڈ اور ولسن... مجھے ان
کا بھی بے حد افسوس ہے۔ وہ تو اس وقت کار میں بیٹھے
مزے سے یہ سوچ رہے ہوں گے کہ انھوں نے اچھا شکار
کیا ہے، لیکن ان بے چاروں کو کیا معلوم کہ میں تو خود رہی
ان کا شکار بننے کے لیے ڈن ہل بار میں آکر بیٹھا تھا تاکہ
جلد از جلد پامیلا کی کار سے نجات حاصل کر سکوں۔

